رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۳

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا اکیلا اخبار

# نور

**ضوابط**

چندہ سالانہ عوام ۲ے

" ششماہی " ۱۲/

" سالانہ امراء ۵ے

" ممالک غیر ۶ے

۸ شلنگ

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب

[illegible]

**مقاصد**

۱۔ اسلام کی خوبیاں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت ظاہر کرنا۔

۲۔ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔

۳۔ دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل اور صحیح جواب دینا۔

۴۔ راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنا۔

یکشنبہ [illegible]

مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۲۵ع

جلد ۱۷ | ایڈیٹر: شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ وِدوان برہمچاری | نمبر ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## زنبیل

**جن دوستوں** نے یکم نومبر کو وی پی واپس کر دیئے یکم دسمبر کو ان کے نام پھر وی پی ہوں گے۔ اب کی دفعہ جن کے وی پی واپس ہوں گے مجبوراً ان کے نام سے پرچہ بند کر دیا جائے گا۔ کیونکہ تنگ آمد بجنگ آمد

**اس ہفتہ** ایک خریدار تو براہ راست بنے اور ایک خریدار کی قیمت جناب محمد بشیر الدین صاحب اوورسیر سیاپا یا گورنمنٹ کی طرف سے آئی جس کے عوض سردار ہربنس سنگھ صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے نام اخبار جاری کیا گیا ہے۔ اس حساب سے کل ۴۶ نئے خریدار ہوئے۔ اور اس نازک وقت میں صرف ۳۵ خریداروں نے اپنا فرض ادا کیا۔ ابھی ۳۱۵ خریداروں پر یہ فرض جوں کا توں قایم ہے۔ یہ رفتار حوصلہ شکن ہے۔ کیا دوست اسوقت اعانت کے لئے ہاتھ بڑھائیں گے جب نور بند ہو جائیگا

## ممالک غیر کے خریدار

میں اس سے قبل یہ اطلاع دے چکا ہوں کہ نور کے قریباً دو درجن ممالک غیر کے خریداروں میں سے اسوقت تک میر عزیز الدین صاحب۔ جناب جعفر صادق صاحب ڈاکٹر محمد علی خان صاحب ڈاکٹر فضل الدین صاحب و ڈاکٹر عمر الدین صاحب نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ اس ہفتہ جناب اکبر علی خان صاحب ٹھیکیدار نے اپنی قیمت بھیجی۔ اور جناب بابو ایوب احمد صاحب کی طرف سے بذریعہ شیخ نور الدین دوکاندار قادیان ۱۲ مع وصول ہوئی جسمیں ۵ سے نو افریقہ میں ایک سکھ سٹیشن ماسٹر کے نام ان کی ہدایت کے بموجب اخبار جاری کیا گیا۔ اور باقی ۷ میں سے ۱/۲ تولہ موتی سرمہ رجسٹرڈ ۱۲ اور ۸ع محصول ڈاک بذریعہ رجسٹری پارسل بابو صاحب موصوف کو بھیجا گیا غیر ممالک کے خریداروں سے ابھی اکثروں کی طرف یہ فرض جوں کا توں قایم ہے۔ دوستوں کو اس نازک وقت میں نور کی طرف ضرور دست اعانت بڑھانا چاہیئے۔ نور کے لئے یہ کوئی کم فخر نہیں ہے۔ کہ تمام ہندوستان میں سکھوں

ایسی دلاور اور آریوں جیسی دشمن اسلام میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجا لانیوالا صرف یہی اخبار نور ہے۔ پھر احمدیوں ایسی تبلیغ اسلام پر مر مٹنے والی قوم نور ایسے غازی پرچہ کی اعانت سے بے پرواہ ہو۔ تعجب پھر تعجب!!

## ایک فرض شناس

میں گذشتہ پرچہ میں یہ لکھ چکا ہوں کہ آٹھ ماہ تک سید عباس علی شاہ صاحب کو اخبار نور نہیں پہنچا تھا مگر جب وی پی گیا۔ انہوں نے فوراً وصول فرمالیا۔ اب اس ہفتہ جناب سید صادق علی صاحب فارسٹ مینجر کا خط ملا کہ عرصہ سے مجھے آپ کا پرچہ نہیں ملا تھا۔ مگر میں نے آج وی پی بدیں وجہ وصول کر لیا ہے۔ "تاکہ ایسے مجاہد پرچہ کو نقصان نہ ہو"۔ اس کے لئے سید صاحب کا تہ دل سے شکریہ مگر اس سے قبل آپ کے تبدیل پتہ کی اطلاع نہیں آئی تھی۔ اب آپکا پتہ تبدیل کیا گیا۔ آئندہ انشاء اللہ آپ کو شکایت نہ ہو گی۔ کیا ایسے خریدار جو سال بھر تک تو اخبار وصول کرتے رہتے ہیں۔ اور وی پی ہونے پر باوجود پندرہ روز پیشتر اطلاع کے کمال بے پروائی

[illegible] پرنٹر و پبلشر شیخ محمد یوسف [illegible] قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے وہی لی واپس کر دیتے ہیں۔ وہ سید صاحب موصوف کی قابل قدر مثال سے کچھ سبق حاصل کریں گے؟

## ضروری اطلاع

میں پہلے بھی ایک دفعہ یہ اعلان کر چکا ہوں کہ جو صاحب نور کا چندہ یا اعانت کے لئے روپیہ بھیجیں وہ براہ راست دفتر نور میں ارسال فرماویں۔ دوسرے واسطہ سے صرف یہی نہیں کہ آپ کی رقم دیر سے وصول ہوگی بلکہ بسا اوقات گم ہو جانے کا بھی احتمال ہے۔ دوست اسے کبھی نہ بھولیں۔

## دعا کے لئے درخواست

احباب جناب کپتان ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب و میاں غلام حسین صاحب سب اور سیر ملٹری ورکس جہلم وجناب مولوی غلام رسول صاحب ریڈر جوڈیشل کمشنر صاحب پشاور کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو حسنات دارین سے فائز المرام فرمائے۔

## دو مکان قابل فروخت

ایک تو وسیع مکان حضرت نواب صاحب کی کوٹھی کی جانب جنوب دوسرا دار الرحمت میں خواہشمند احباب منیجر نور قادیان کے پتہ پر درخواستیں بھیجدیں۔

## فاروق کا خاص نمبر

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق نے اپنے تازہ پرچہ میں یہ اعلان کیا ہے کہ وہ ۹ر مارچ کو آریہ پہلوان اور جری اللہ محمدی پہلوان کی کشتی جس میں محمدی پہلوان بازی لے گیا پر یادگاری نمبر نکالیں گے بلاشبہ یادگاری نمبر کسی قوم یا مذہب کی بقا کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اور یہ تنہا ایڈیٹر کا کام نہیں ہے جب تک بحیثیت مجموعی قومی اعانت کا ہاتھ نہ ہو۔ مجھے توقع رکھنی چاہیئے کہ کارخیر میں احمدیوں ایسی فرض شناس قوم ہر طرح ایڈیٹر صاحب فاروق کا ہاتھ بٹائیگی۔

## یونی ورسل ہلیس

یعنی عالمگیر صلح کے نام سے برادر عبد الکریم صاحب غنی نے ایک سہ ماہی انگریزی رسالہ جس کی قیمت ۸ ؍ روپیہ سالانہ ہے رنگون سے جاری کیا ہے۔ پہلا نمبر جو اس وقت ہماری میز پر ہے۔ احمدیت کے متعلق مفید لٹریچر سے پر ہے۔ انگریزی دان پبلک میں تبلیغ کے لئے بہت عمدہ ذریعہ ہے کاغذ۔ طباعت اور مضامین کے لحاظ سے ہر طرح قابل تعریف قوم کو ضرور قدر کرنی چاہیئے۔ پتہ منیجر یونیورسل پیس پوسٹ بکس ۱۷۸ رنگون برہما

## آریہ جواب دیں

سناتن دھرم پرچارک لکھتا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش ۱۹۰۸ء بار سوم مطبوعہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے صفحہ ۲۹۴ سطر ۵ میں سوامی دیانند صاحب سرشٹی کے آغاز کے جواب میں یجر وید کے ایک منتر اپنیا رشی کا حوالہ دیا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ منتر یجر وید میں تو کجا باقی ویدوں میں بھی ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ وید منتر کسی وید میں بھی نہیں۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۰ سطر ۱۷ پر سوامی جی نے ایک منتر "وہ وہانی چہ رتنانی" منوسمرتی ادھیائے کا حوالہ دیا ہے۔ کیا آپ اسے منوسمرتی میں دکھلا سکتے ہیں۔

۴ و جناب محمد افضل خان صاحب سب انسپکٹر ڈیرہ غازی خان اور چودھری مشتاق احمد صاحب میانی کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ حسنات دارین سے حصہ وافر عطا فرمائے۔



# دو لاثانی دوائیں

## شرط یہ کہ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس لو

حضرت حکیم مولانا مولوی نور الدین صاحب بلاشبہ علم طب کے بادشاہ تھے آپ کی طبی قابلیت کا لوہا اپنے اور بیگانے سب مانتے ہیں۔ ہم نے اس امر کا مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ حضرت موصوف کے چیدہ اور نادر نسخہ جات کو تیار کر کے مخلوق اللہ کو فائدہ پہنچایا جائے۔ چنانچہ ہم نے فی الحال حسب ذیل دو نادر و نایاب نسخے زر کثیر صرف کر کے تیار کئے ہیں۔ اگر پبلک نے قدر دانی کی تو پھر ہم اور بھی نادر نسخوں کو تیار کرنیکے لئے روپیہ کے خرچ کرنے میں دریغ نہیں کریں گے۔

### اکسیر البدن رجسٹرڈ

یہ لاثانی دوا باقاعدہ سرکار عالی سے رجسٹرڈ ہو چکی ہے نامرد کو مرد اور مرد کو جوان مرد بنانا اس دوا پر ختم ہے۔ دل میں نئی امنگ دماغ میں نئی ترنگ اعضا میں نئی جولانی پیدا کرنا۔ بس اسی دوا کا ہی کام ہے۔ گویا ہر قسم کی بدنی اور دماغی کمزوری کے لئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف ۵ ؍

### موتی سرمہ رجسٹرڈ

یہ بے مثل سرمہ بھی باقاعدہ رجسٹرڈ ہو چکا ہے ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ پڑبال۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے ملاکا۔ افریقہ ایسے دور و دراز ممالک تک جاتا ہے ڈاکٹر لوگ بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ قیمت ایک تولہ صرف ۱۲ ؍

### حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب

شاہی حکیم کے چیدہ نسخہ جات ہونا ہی ان کے لاثانی ہونے کی کافی گارنٹی ہے مگر چونکہ عام پبلک اشتہاری دنیا سے بدظن ہو چکی ہے اس کے ازالہ کے لئے ہمارا یہ لکھ دینا کافی ہوگا۔ کہ اگر خدانخواستہ یہ دوائیں بموجب تحریر مفید ثابت نہ ہوں۔ تو پھر آپ بقیہ دوا واپس کر کے فی الفور قیمت وصول کریں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے اب بھی ان بے نظیر اور پر تاثیر دواؤں سے فائدہ نہ اٹھانا گویا دریا میں رہ کر پیاسے رہنا ہے۔

## ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سوامی دیانند صاحب کی حد درجہ کی مذہبی تنگدلی اور مذہبی تعصب پر مبنی تعلیم

(جیون تت سے لیکر مناسب اصلاح کے بعد درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر)

## مذہبی آزادی کا جائز حق

موجودہ زمانہ میں اس دنیا کے ہر ایک مہذب ملک میں اس کی گورنمنٹ کی طرف سے اس ملک میں رہنے والے ہر ایک شخص کی جائز آزادی کے حق کو قانوناً تسلیم کیا جاتا ہے اس کے متعلق مہذب ملکوں میں انصاف کے جس سنہری اصول کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے :-

### آنچہ برخود نہ پسندی بہ دیگران مپسند

یعنی دوسروں سے وہ سلوک ہرگز مت کرو۔ جو تم خود اپنے لئے کیا جانا پسند نہیں کرتے۔ اسی اصول کے موافق کسی ترقی یافتہ اور مہذب ملک کے باشندے کے لئے مذہبی اور دیگر معاملات میں جائز آزادی کے جن حقوق کو قانوناً تسلیم کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہیں :-

(۱) ہر ایک شخص کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ ایک خاص عمر کے بعد کیا مذہب کیا دیگر معاملات میں اپنی آزاد رائے رکھے۔ خواہ اس کی وہ رائے مروجہ خیالات کے کیسی ہی مختلف کیوں نہ ہو۔

(۲) ہر ایک شخص کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی آزاد رائے کا قانونی اور اخلاقی حدود کے اندر شائستہ الفاظ میں اظہار کرے۔

(۳) ہر ایک شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دوسروں کی رائے کے خلاف قانونی اور اخلاقی حدود کے اندر شائستہ الفاظ میں نکتہ چینی کرے۔

(۴) کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی اور انسان کو اس کے مذہبی عقیدے یا اس کی رائے کے اختلاف کی وجہ سے ستائے یا دکھ دے یا اس کی جان یا اس کی مال وغیرہ کو نقصان پہنچائے۔ اس لئے جو شخص مذہبی تعصب یا تنگدلی سے ایسا کرے۔ وہ اخلاقاً اور کئی صورتوں میں ایسا کرنے کا قانوناً مجرم ہے۔

## سوامی دیانند صاحب کی طرف سے سخت

## مذہبی تعصب اور تنگدلی کی افسوسناک تعلیم

لیکن سخت افسوس کا مقام ہے کہ انیسویں صدی کے علمی اور ترقی یافتہ زمانہ میں اور بھارت ورش جیسے مذہبی عقائد میں کافی بردبار ملک میں آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرسوتی صاحب نے ایسے لوگوں کے سمبندھ میں کہ جو ان کے ظاہر کردہ عقیدوں اور خیالات کو دیانتداری کی بنا پر غلط یا سچ کے خلاف جان کر اور ان کے کسی تعلیم کو گناہ پر مبنی محسوس کر کے قبول نہیں کر سکتے ویدوں کے نام سے پرلے درجے کی تعصب اور تنگدلی کی اور ان کے ساتھ نہایت بے انصافانہ سلوک کرنے کی تعلیم دی ہے۔ سوامی دیانند صاحب نے ایسے شخصوں کو جو دیانتداری کی بنا پر ان کے ویدوں کو نہ مانتے ہوں یا ان کی نیوگ وغیرہ کی بری تعلیم پر اعتراض کرتے ہوں یا جو ان کے ویدوں کے خلاف کسی اور کتاب کو مستند مانتے ہوں۔ ”ناستک“ کا نفرت انگیز اور حقارت آمیز خطاب دیا ہے۔ اور پھر ان کے ساتھ بدسلوکی کرنے اور انہیں مندرجہ ذیل چار طریقوں سے نقصان پہنچانے کی نہایت بے انصافانہ اور خطرناک تعلیم دی ہے :-

## دیانندی مت کے مخالفون کو نقصان پہنچانیکی چار قسم کی تعلیم

(۱) بددعائیں یعنی مذہبی خیالات میں اختلاف رکھنے والوں کے مر جانے یا ان کے غلام بن کر رہنے کی کامنائیں۔

(۲) مذہبی خیالات میں اختلاف رکھنے والوں کو جلاوطن کر دینے کی تعلیم۔

(۳) مذہبی خیالات میں اختلاف رکھنے والوں کا خون کر دینے کی تعلیم۔

(۴) مذہبی خیالات میں اختلاف رکھنے والوں کو آگ میں جلا دینے کی تعلیم۔

سوامی صاحب کی ایسی نہایت متعصبانہ اور ظالمانہ جہادی تعلیم کے متعلق ان کی مستند تصانیف میں سے کچھ اقتباس حسب ذیل ہیں :-

**نوٹ** :- خصوصیت سے توجہ طلب الفاظ کو موٹی قلم سے کر دیا گیا ہے۔

## اپنے مذہبی عقیدہ کے مخالفون کے خلاف دہریت کا فتویٰ

سوامی دیانند صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

**”ویدوں کا نندک اور نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے“**

(ستیارتھ پرکاش طبع پنجم صفحہ ۵۷)

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۴۴ پر لکھتے ہیں کہ

”جو جو گرنتھ وید کے خلاف ہیں۔ ان ان کا پرمان کرنا جانو ناستک ہونا ہے“

**یعنی ”جو جو کتب ویدوں کے خلاف ہیں ان کی سند ماننا گویا ناستک ہونا ہے“**

**نوٹ** :- سوامی دیانند صاحب کی اس تعریف کے موافق نہ صرف ہمارے ملک میں مسلمان۔ عیسائی جینی بدھ سکھ وغیرہ ”ناستک“ یا کافر ہیں کہ جو ویدوں کو نہیں مانتے یا ان پر اعتراض کرتے ہیں۔ یا ان کے خلاف کسی اور کتاب کو الہامی یا مستند مانتے ہیں۔ بلکہ تمام سناتن دھرمی صاحبان بھی ”ناستکوں“ یا کافروں میں شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی بطرف سوامی صاحب موصوف کے وید بھاشیہ اور بقول ان کے ویدوں کا صحیح ارتھ یا مطلب ظاہر کرنے والی کتاب ”ستیارتھ پرکاش“ کو نہیں مانتے اور دوسری طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوامی صاحب کے ان ویدوں میں نیوگ وغیرہ کے جن گناہوں کی تعلیم دی گئی ہے اس کی ہجو کرتے ہیں۔

## اپنے مذہبی عقیدے کے مخالفوں کے ساتھ بدسلوکی کی نہایت بے انصافانہ اور ظالمانہ تعلیم

اپنے مذہبی عقیدے کے مخالفوں کے خلاف دہریت کا مندرجہ بالا فتویٰ پاس کر کے ان کے ساتھ نہایت بے انصافانہ اور ظالمانہ سلوک کرنے کی جو تعلیم سوامی دیانند صاحب نے دی ہے۔ وہ یہ ہے:

### ۱۔ مذہبی اختلاف رکھنے والوں کے جڑوں سمیت غارت ہو جانے یا غلام بن کر رہنے کی بددعا یا اشبھ کامنا

"جو ناستک ...... وید دوّیا ودھی (یعنی ویدکی تعلیم کے مخالف لوگ) اناریہ (اناڑی) انش ہرب اپکارک یگیہ کے دوہونس کرنے والے ہیں۔ ان سب دشٹوں کو آپ مول سمہت (جڑوں سمیت) انشٹ کر دیجئے"!!

(سوامی دیانند صاحب کی بنائی ہوئی آریہ بھی وینے دسویں طبع صفحہ ۴۸ و ۴۹)

"وید مارگ اچھیدک (یعنی وید کے بتائے ہوئے کے خلاف چلنے والے) اناچاریوں کو ہتھیا یوگیہ شاسن کرو (شگہران پر ونڈ پاتن کرو) جس سے وے بھی شکھیا یکت ہو کے شٹ ہوں اتھوا ان کا پران انت ہو جائے (وہ مر جاویں) کنبا ہمارے دیش میں ہی رہیں (یا ہمارے غلام بن کر رہیں)۔" (ایضاً صفحہ ۵۰)

اوہ! اپنے سے مخالف عقیدہ رکھنے والوں کی بدخواہی کی کیسی بری کامنا۔ (خواہش)

### ۲۔ مذہبی اختلاف رکھنے والوں کی جلاوطنی کا حکم

"ویدنندک ناستک کو جاتی (قوم) پنگتی (برادری) اور دیش (ملک) سے باہر (باہر) کر دینا چاہیئے"!!

(ستیارتھ پرکاش طبع پنجم صفحہ ۱۵۲)

۱۔ اگر اس ملک میں آریہ سماجیوں کا راج ہو۔ تو سوامی دیانند کی اس تعلیم کے مطابق صرف تھوڑے سے آریہ سماجیوں کو چھوڑ کر باقی تمام عیسائیوں۔ مسلمانوں۔ بودھوں جینیوں۔ سکھوں اور سناتن دھرمی ہندوؤں کو دیش نکالا ملیگا!!

اوہ! مذہبی اختلاف کی وجہ سے کیسا اندھیر مچانے والی اور خطرناک تعلیم!

### ۳۔ مذہبی اختلاف رکھنے والوں کا خون کر دینے کی نہایت بے انصافانہ تعلیم

"جو دھرم کو چھوڑ ادھرم میں ورتمان۔ دوسرے کو بنا پرادھ مارنے والے ہیں۔ ان کو بنا بچارے مار ڈالنا ارتھات مار کے پشچات بچار کرنا چاہیئے"!!

(ستیارتھ پرکاش طبع پنجم صفحہ ۱۸۳)

گویا جو شخص سوامی دیانند صاحب کے ظاہر کردہ ویدک دھرم کو چھوڑ کر ادھرم یعنی غیر ویدک مت قبول کرے۔ اس کا بغیر تحقیقات کے خون کر دینا چاہیئے! اور اسے قتل کر دینے کے بعد تحقیقات کرنی چاہیئے۔ کہ آیا وہ شخص درحقیقت قصوروار بھی تھا یا نہیں۔ اوہ! کیسی خوفناک اور مجرمانہ تعلیم!!

### ۴۔ مذہبی اختلاف رکھنے والوں کو آگ میں جلا دینے کی وحشیانہ تعلیم

پھر سوامی صاحب موصوف اپنے یجر وید کے ہندی بھاشیہ دوسرے ایڈیشن کے صفحہ ۴۴۴ پر لکھتے ہیں کہ

"ہے تیبر ونڈ دینے واتے راج پرش! دھرم کے وروشی شتروں کو زندہ ہمیشہ جلائیے ...... جو ہمارے شتروں کا اتساہی کرتا ہے۔ اس کو نیچی دشا میں کر کے سوکھے کاشٹ کے سمان جلایئے"۔

اوہ! کیسی ظالمانہ تعلیم یعنی جو شخص سوامی دیانند کے مذہب کی مخالفت کرے۔ راجہ کو چاہیئے کہ اس کو زندہ آگ میں جلا دے۔ ہاکیا پرانی مذہبی تواریخ ایسے سخت ظالمانہ کارناموں سے بھرپور نہیں۔ کیا سوامی صاحب اب پھر اس خونی زمانہ کو لانا چاہتے ہیں۔

## اس تعلیم کا افسوسناک نتیجہ

اگرچہ اس ملک میں آریہ سماجیوں کا راج نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے سوامی صاحب کی مندرجہ بالا خطرناک تعلیم کو عملی جامہ نہیں پہنا سکے۔ مگر پھر بھی اس تعلیم کے اثروں سے خیالات کے اختلاف میں مذہبی تعصب اور تنگدلی کی نقصان دہ سپرٹ کثرت سے آریہ سماجیوں میں نشوونما ہو چکی ہے۔ اسکی وجہ سے خود آریہ سماج کی ایک پارٹی کے لیڈنگ شخص یہ شکایت کرتے رہے ہیں۔ کہ اگر ان پر سماج کی دوسری پارٹی کے لوگوں کا داؤں لگے تو وہ انہیں "ایک منٹ میں پھانسی پر چڑھا دیں" یا زہر کھلا دیں"

پھر ایک ہی پارٹی کے آریہ سماج ممبران آریہ سماج مندر میں اپنے ہی کارکنوں کا لٹھوں سے سر پھوڑ دیتے ہیں کہ جس سے "سماج مندر کی دیواریں خون سے لت پت" ہو گئی ہیں۔ پھر اکثر آریہ سماجیوں کی طرف سے ایسی تنگ دلی اور تعصب کی افسوسناک سپرٹ کا جیسا اظہار ہمارے دیش کے سناتن دھرمی۔ ہندوؤں مسلمانوں عیسائیوں اور دیو سماجیوں وغیرہ کے رشتہ میں مختلف مقامات میں اکثر ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے ہمارے ملک کے مختلف فرقوں کے لوگوں میں جس قدر باہمی رنجش اور نفرت اور کدورت پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا حال واقف کاروں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی خطرناک سپرٹ کا جیسا افسوسناک اظہار کثرت سے آریہ سماجیوں نے گذشتہ دیانند شتابدی کے موقعہ پر متھرا میں سناتن دھرمی ہندوؤں کے مندروں اور مقدس استھانوں کے سمبندھ میں کیا تھا اور اس سے سناتن دھرمی جگت میں سخت ناراضگی کی جو لہر پیدا ہو گئی تھی۔ اس کا حال بھی جاننے والوں سے چھپا ہوا نہیں ہے۔

## سوامی دیانند صاحب کا ظہور موتی پور جبکہ ہندوؤں کے غارت کرنیکے لئے

شتابدی کے موقعہ پر اس سپرٹ کا اظہار" دیانند گیان

ملہ واضح رہے دھرم سے مراد سوامی دیانند صاحب کا ظاہر کردہ ویدک دھرم ہے

تصحیح

کاتب نے غلطی سے ۲۷ اکتوبر کے پرچہ پر نمبر ۵ لکھ دیا ہے۔ حالانکہ وہ نمبر ۴ ہے۔ ناظرین درست کر لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درشٹیہ" نامی ایک تصویر کے ذریعہ بھی کیا گیا تھا کہ جو ... اینڈ کمپنی لاہور کی طرف سے چھاپی اور ملک میں مشتہر کی گئی تھی۔ اس تصویر کے نیچے ہندی بھاشا اور دیوناگری حروف میں یہ عبارت درج ہے:-

"بھارت ماتا (سری کرشن جی کے سنمکھ) ہے بھگوان! میں نے کون سے پاپ کئے ہیں۔ کہ جن کے کارن میں اتی دکھی ہو رہی ہوں۔ میری سنتان[1] دہرم سے بھرشٹ ہو رہی ہے۔ اور کوئی سہایک دکھائی نہیں دیتا"!!

سری کرشن۔ ماتا نراش نہ ہو۔ وہ دیکھ تیرے کشٹوں کو دور کرنے کے لئے سارے برہمانڈ میں ویدوں کا پرکاش کرنے۔ مورتی پوجکوں کے وناش تتھا بھارت کی پراچین سبھیتا کے ستھاپن ارتھ تیرا سپوت مول شنکر شیگھر ہی میدان میں آنے والا ہے"۔

نوٹ:- اس میں صاف الفاظ میں مورتی پوجکوں کے وناش یعنی غارت کر دینے کا ذکر موجود ہے۔ اپنے ہی ہندو بھائیوں کے خلاف ہے۔ اس سے بڑھ کر خوفناک سپرٹ اور کیا ہو سکتی ہے!!

## آخری بیان

آریہ سماجی صاحبان دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے مذہب کے پرچار سے سنسار میں شانتی کا راج پھیلے گا۔ دیش کی انتی ہوگی۔ اور ہندو جاتی کا خاص کر بھلا ہوگا۔ مگر وچار شیل ناظرین دیکھ سکتے ہیں۔ کہ اگر اس ملک میں آریہ سماجیوں کا راج ہو کہ جس کے لئے ہی انہوں نے اپنی آریہ سوراج سبھائیں قائم کی ہیں۔ تب سوامی دیانند صاحب کی مذکورہ بالا تعلیم کی سپرٹ کی پیروی کرنے سے ہمارے دیش میں کیسے خوفناک نتائج پیدا ہوں گے! ایسی صورت میں سناتن دہرمی ہندو سکھ مسلمان۔ عیسائی۔ بدھ۔ جینی اور دیگر فرقوں کے کروڑوں لوگ کہ جو سوامی دیانند صاحب کے وید بھاشیہ اور اس کے بموجب نیوگ کی تعلیم کے قائل نہیں۔ بلکہ مخالف ہیں۔ سب ناستک قرار دیئے جا کر جلا وطن کر دیئے جائیں گے۔ یا قتل کئے جائیں گے؟ آگ میں ڈال کر بھسم کئے جائیں گے۔ یا انہیں آریہ سماجیوں کا غلام بن کر رہنا ہوگا۔ اور مورتی پوجک ہندو سب غارت کر دیئے جائیں گے کیا اس کا نام ملکی ترقی ہے یا ملک کا ناش اور کیا یہی سنسار میں شانتی کا راج لانے کی تعلیم ہے یا سخت جہاد و جنگ جدل کی تلقین! کیا یہ کسی قوم کی ترقی کا درشیہ ہے یا تباہی کا!! اب سخت ضرورت ہے کہ سوامی دیانند صاحب کی دیش اور جاتی کے لئے ایسی سخت مضر اور تباہی بخش تعلیم کو خوب طشت از بام کیا جائے اور بھارت کے نوجوانوں کی اس خونی سپرٹ سے رکھشا کی جاوے۔ ۱۰/۲۵ ۲

[1] کیا آریہ سماجی بھی اس سنتان کے لفظ میں شامل ہیں؟ کیا وہ بھی دہرم سے بھرشٹ سمجھے گئے ہیں؟ کیا مسلمان اور عیسائی اور برہمو اور سکھ لوگ بھارت بھومی میں نہیں ہیں؟ کیا وہ بھی پتھروں کی پوجا کرتے ہیں؟

## وید کے متعلق اہل وید کی آراء

(۱) ہنو۔ رگوید کے دیوتا دیو ہیں یجروید کے مانش (انسان) سام وید کے دیوتا پتر ہیں (ارواح بزرگان)۔ اس لئے سام کا کلام ناپاک ہے۔

۲۔ کرشن۔ دیوکی نندن سری کرشن جی گیتا کے پاٹھ سے جس قدر خوش ہوتے ہیں۔ ویسا وید کے پڑھنے والوں۔ یگیہ۔ برت۔ وغیرہ کے کرنے سے خوش نہیں ہوتے۔ گیتا مہاتم شلوک ۲۴

۳۔ یہ سب (دھیان یوگ مذکورہ بالا در گیتا) اچھی طرح سمجھنے پر۔ وید یگیہ۔ تپ اور دان سے جو پن پھل کا حصول کیا جاتا ہے۔ اس سے بہت بلند اور اعلیٰ درجہ کو یوگی حاصل کرتا ہے۔ گیتا ۸ ش ۲۸

۴۔ دو قسم کی ودیا قابل تحصیل ہیں کہ جس کو علم الٰہی کے جاننے والے بیان کرتے ہیں۔ پرا اور اپرا (اعلیٰ اور ادنیٰ) ان میں سے اپرا یعنی ادنیٰ ہے۔ رگوید۔ یجروید۔ سام وید۔ اتھروید۔ علم الخیال۔ علم صرف و نحو۔ علم لغات علم عروض اور علم نجوم وغیرہ اور پرا (اعلیٰ) وہ ہے کہ جس کی وہ غیر فانی وجود پہچانا جاتا ہے۔ منڈک اپنشد ۱ ہ

۵۔ راجہ رام موہن رائے۔ ویدوں کی تعلیم جو خلاف اپنشد ہے وہ غیر معقول ہے

ترجمہ انگریزی کین اپنشد صفحہ ۶

۶۔ کبیر۔ وید بھروسے پانڈے ڈوب مرہ۔ ترجمہ وید کے بھروسہ پنڈت ڈوب کر مرتے ہیں۔

۷۔ نانک گرو۔ وید پاٹھ سنسار کی کار پڑھ پڑھ پنڈت کرے وچار وار سو ہی محلہ پہلا۔

ترجمہ۔ وید پڑھنا دنیوی لوگوں کا کام ہے پنڈت پڑھ پڑھ کر وچار کرتے رہتے ہیں۔ ایضاً۔ وید کے کتھ و بھائی کرم کرو سنساری پاکھنڈ میل نہ چوکئی بھائی۔ انتر میل وکاری۔

ترجمہ۔ چھ شاستروں اور چار ویدوں کو کھڑے بک رہے ہو ارے بھائی۔ یہ دنیا دار کے کام کرتے ہو اس سے فریب بازی کی میل دور نہیں ہوتی۔ بلکہ باطن میں زیادہ ناپاکی اور گنہگاری بڑھتی ہے۔

۹۔ گاندھی جی۔ اگرچہ وہ (دیانند) توحید پرست تھا لیکن اس نے بت پرستی کی نہایت لطیف تحریک جاری کر دی ہے۔ یہ اس لئے کہ وہ ویدوں کے الفاظ الہامی مانتا تھا اور کوشش کرتا تھا کہ جو کچھ ماہرین سائنس کو معلوم ہوا ہے۔ اس کا وجود ویدوں میں ثابت کر دے

(ریاست جلد ۶ نمبر ۱۹)

## سلاطین مغلیہ کا سکھوں کے ساتھ سلوک

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور ۳۰ ر نومبر ۱۹۲۵ء)

مگر اس اونچی ذات والے برہمن نے گرو صاحب کے احسانات بھی طاق میں رکھ دیئے۔ اور ذاتی ہمدردی و شرافت کو بھی دل سے دور کر دیا اور ہندو دہرم کا بے مثل اصول دیا دہرم کا مول ہے بھی برہمن دیوتا نے لالچ اور موہ کی دیوی کے قدموں میں ڈال کر بچوں کو خود مخبری کر کے دشمن کے ہاتھ گرفتار کرا دیا۔

آج جناب پنڈت مدن موہن مالویہ جی بار بار گرو صاحب کے ان بچوں کا قصہ بیان کر کے سکھوں کو مسلمانوں کے برخلاف جوش دلاتے ہیں مگر ان کو یہ خیال نہیں آتا کہ اصلی خطاکار خود انہیں کے ہم قوم برہمن کی تھی۔

حاکم سرہند نے جو کچھ کیا برا کیا اور بہت برا کیا خواہ وہ ہندو دیوان سچانند کے اصرار اور اغوا سے کیا. خواہ راجہ اجمیر چند کی خوشی کے لئے کیا. مگر اس نے گناہ کیا. اور بہت بڑا گناہ کیا. مسلمان قوم مذہب اسلام کی تعلیم کے بموجب اس شرمناک اور دردناک واقعہ کو دلی رنج اور صدمہ سے یاد کرتی ہے اور اس کو تاریخ کے آخر زمانہ تک اس واقعہ کا افسوس رہے گا. کاش! سچانند کھتری کی برادری اور گنگو برہمن کی برادری بھی آج اپنے ہم قوم افراد کے فعل پر افسوس کرتی.

خود گورو گوبند سنگھ صاحب کے ساتھ بھی اس ہنگامہ میں مسلمانوں کا سلوک اور ہندوؤں کا سلوک زمین و آسمان کا فرق دکھاتا ہے.

چنانچہ تواریخ خالصہ حصہ اول کے صفحہ ۹۱ پر درج ہے کہ جب گورو گوبند سنگھ صاحب قصبہ ماچھی واڑہ میں بحالت پریشانی پہنچے. تو غنی خاں نبی خاں کے باغ میں ٹھہرے ان مسلمانوں کو خبر ہوئی تو وہ بڑی خاطرداری کے ساتھ گورو صاحب کو اپنے مکان پر لے گئے اور اس بات سے بالکل نہ ڈرے کہ دہلی کا بادشاہ ناراض ہوگا. اور یہ مشہور کر دیا کہ ہمارے پیر آئے ہوئے ہیں.

پھر جب دشمنوں نے یہاں بھی یورش کی تو گورو صاحب کے مسلمان اتالیق قاضی پیر محمد خان جن سے گورو صاحب نے فارسی پڑھی تھی. مدد کو آئے. اور ان سب مسلمانوں نے مل کر گورو صاحب کو اسلامی فقراء کے لباس میں دشمن سے بچا کر آگے روانہ کر دیا.

مگر اس کے مقابلہ میں اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۱ پر لکھا ہے کہ جب گورو صاحب مقام بہلول پور میں پہنچے تو ایک ہندو بیشوا کرپال داس کے ہاں ٹھہرنا پڑا لیکن کرپال داس صاحب نے ٹھہرانے سے صاف انکار کر دیا کہ آپ شاہی مخالف ہیں آپکے سبب میری جان بھی جائیگی.

خالصہ جی میرا مقصد ان واقعات کے بیان کرنے سے یہ نہیں کہ آپ ہندوؤں کے خلاف غصہ دلاؤں. بلکہ میں نے اس کو اس واسطے بیان کیا ہے کہ آج کل آپ کے آریہ اور ہندو اخباروں اور لیڈروں کی باتوں کو سن کر مسلمانوں سے بگاڑ پیدا نہ کریں. اور آپ کو اصلی حقیقت معلوم رہے کہ پہلے جو کچھ ہوا اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ مسلمان بادشاہ آپ کے مذہب کے دشمن تھے. بلکہ اس کی وجہ سیاسی اور پولیٹیکل تھی. جس طرح بادشاہوں نے اپنے ہم مذہب لوگوں اور اپنے قرابت داروں کو ملکی حکومت کے لئے مارا اسی طرح انہوں نے سکھوں کے ساتھ بھی بدگمانیاں اور سختیاں کیں. مگر ان زیادتیوں کے اصلی باعث یہی ہندو صاحبان تھے جو آپ کو مسلمانوں کے مظالم کے قصے سناتے ہیں.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## دروز کون ہیں؟

ملک شام کی جنگ میں دروزی فرانسیسیوں کے مدمقابل ہیں. لیکن بہت کم لوگ ایسے ہیں جو دروزیوں کے حالات سے پورے طور پر واقف ہیں. مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب نے اپنے ایک خط میں اس فرقہ کے مفصل حالات لکھے ہیں. جو معاصر "ہمدرد" سے ناظرین نور کے لئے نقل کئے جاتے ہیں:-

فرقہ کی حیثیت سے دروز کا تعلق باطنیہ سے ہے جس طرح اس فرقہ باطنیہ کی شاخوں میں سے نصیریہ. قرامطہ اور اسمٰعلیہ ہیں. اسی طرح اس کی ایک شاخ فرقہ دروزیہ بھی ہے.

یہ لوگ (دروز) خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل ہیں اور رسول مقبول کو خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر مانتے ہیں. قرآن شریف کو کتاب الٰہی دوسرے مسلمانوں کی طرح جانتے ہیں. اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ کتاب الٰہی رسول خدا پر نازل ہوئی لیکن جہاں تک تحقیق کرنے سے معلوم ہوا یہ ختم نبوت کے قائل نہیں. بلکہ ان کا بعض ایسے اشخاص کے متعلق جو رسول مقبول کے بعد پیدا ہوئے. یہ اعتقاد ہے کہ وہ بھی نبی تھے. اس کے علاوہ ان کے انبیا کی فہرست وسیع ہے اور بہت سے اشخاص کو نبی مانتے ہیں. اور اسی سلسلہ میں افلاطون کو بھی نبی مانتے تھے.

حضرت سلیمان علیہ السلام اور شیث ناطقی اور بعض دوسری ہستیوں کے متعلق ان کا اعتقاد ہے. کہ وہ الوہیت کے مظہر ہیں. انہیں ہستیوں میں وہ الحاکم بامر اللہ الفاطمی کو بھی شامل کرتے ہیں. اور یہ کہتے ہیں کہ مظہر الوہیت کی کڑیوں میں سے وہ آخری کڑی تھے.

ان کی خاص دینی کتابوں کی جن میں یہ اپنے گروہ کے سوا کسی شخص کو دیکھنے کے لئے بھی نہیں دیتے تعداد ۱۱۴ ہے جن میں سے ان کے ہاتھ میں بالفعل چھ کتابیں ہیں. باقی ۱۰۸ کتابوں کی نسبت وہ بیان کرتے ہیں. کہ وہ چین میں ہیں جہاں ان کے خیال کے مطابق دروز کی تعداد بہت زیادہ ہے ان کتابوں کو یہ کسی ایک جگہ خاص اہتمام سے پڑھتے ہیں جہاں مرد اور عورتیں جمع ہوتی ہیں. لیکن یہ انتظام کیا جاتا ہے. کہ عورتیں اور مرد ایک ہی جگہ نہ ہوں. اس لئے جس جگہ یہ لوگ ان کتابوں کو پڑھنے یا وعظ و نصیحت کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں. وہاں ایک ایسی دیوار بھی ہوتی ہے جس میں سوراخ بھی ہوتے ہیں. عورتیں اس دیوار کے ایک طرف ہوتی ہیں. اور وہ ان سوراخوں کی وجہ سے کتابوں یا وعظ کو سن سکتی ہیں. اس جگہ کو یہ لوگ بیت حکمت کہتے ہیں.

ان کی کل آبادی جبل دروز میں ۶۰ ہزار سے زیادہ نہیں ہے. اور یہ دو حصوں پر منقسم ہے. ایک حصہ کو عقال اور دوسرے کو جہال کہتے ہیں. عقال وہ لوگ ہیں جو مذہب کے پابند ہوتے ہیں. اور بیت حکمت میں بھی یہی لوگ جمع ہوتے ہیں. جہال وہ گروہ ہے جو مذہب پر پوری طرح عامل نہیں ہے. اور اسے حق نہیں ہے کہ وہ بیت حکمت میں داخل ہو سکے.

یہ لوگ تناسخ کے بھی قائل ہیں. غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی کتابوں میں ایک معقول حصہ فلسفہ کا شامل ہے اور اسی وجہ سے یہ اپنی کتابوں کو "کتب حکمت" کہتے ہیں اور یونانی مشہور فلاسفروں میں سے کسی کو نبی اور کسی کو مظہر الوہیت مانتے ہیں.

## دروز کے عادات و خصائل

عام طور پر یہ متقی ہوتے اور کبائر کے ارتکاب سے پرہیز کرتے ہیں ان کے علاوہ کوئی دروزی آپ کو ایسا نہیں ملیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو کسی حالت میں بھی کسی سخت سے سخت دشمن کو گالی دے۔ مجھ کو امیر امین ارسلانی نے جو امیر شکیب ارسلان کے چچا زاد بھائی ہیں۔ اور جو اپنی قابلیت اور خاندان کی وجہ سے سوریہ کے ممتاز ترین اشخاص میں ہیں۔ یہ عجیب واقعہ بیان کیا کہ ایک لڑائی میں جو کسی غیر دروزی قبیلہ کے ساتھ ان کی ہوئی تھی۔ یہ روزانہ گالیاں بھی سنتے تھے۔ یوں تو یہ اپنے دشمن کو ہر ایک بات کا جواب دے رہے تھے لیکن گالیوں کا جواب ان کے پاس نہیں تھا۔ اور عربی عوائد و خصائل کے لحاظ سے یہ بہت رنجیدہ تھے۔ کہ اپنے دشمن سے تو دشنام دہی میں پیچھے رہیں بالآخر اس کمی کو انہوں نے چند کرایہ کے ایسے اشخاص کی وجہ سے پورا کر لیا جو دروزی نہیں تھے اور اس طرح اپنے مخالف سے انہوں نے گالیوں کا بدلہ بھی لے لیا۔

## دروز کی وجہ تسمیہ

حاکم بامر اللہ کے انتقال کے بعد جس نے بعد میں اپنا نام حاکم بامرہ رکھا تھا اور جس کی نسبت ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ مرا نہیں ہے بلکہ غائب ہے۔ دو شخص حمزہ مصری اور سلیمان تشتکینی الدروزی مصر سے ملک شام میں آئے تھے۔ حمزہ "حاکم بامر اللہ" کی الوہیت کا قائل تھا لیکن سلیمان اس کے بالکل خلاف تھا۔ سلیمان نے بالآخر کچھ آدمی بھیج کر حمزہ کو مروا دیا۔ جس کے معتقدین نے ایک روز موقعہ پا کر سلیمان کا بھی کام تمام کر دیا۔ دروزیوں کا عقیدہ ہے کہ سلیمان شیطان کا مظہر شیاطین میں سے ایک شیطان تھا۔ چونکہ یہ لوگ گالی نہیں دیتے اس لئے غصہ کی حالت میں یہ اس شخص کو جس پر انہیں غصہ آتا تھا دروزی (یعنی سلیمان شیطان) کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ چونکہ یہ لفظ ان کی زبان سے بار بار سنا جاتا تھا۔ اس لئے سوریا کی تمام آبادی نے اس گروہ کو اپنے روزمرہ کے استعمال میں دروزی کہنا شروع کر دیا۔ اس طرح یہ لقب اس گروہ کے لئے مخصوص ہو گیا۔ ورنہ یہ خود اب بھی اسکو اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ بحیثیت ایک گروہ کے ہم موحدین ہیں۔ اور اپنے لئے اس لقب کو ناپسند کرتے ہیں۔

اس مختصر تمہید کے بعد اب میں اس لڑائی کے اسباب بیان کرنے مناسب سمجھتا ہوں اور اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ اسباب کی فہرست طویل ہے۔ لیکن میں مجبور ہوں کہ نمونہ کے طور ان میں سے چند کا بیان ذکر کر دوں کہ یہ بات ناظرین "ہمدرد" کے ذہن نشین ہو سکے کہ اس ساٹھ ہزار کی دشت و پا آبادی نے جس کے پاس لڑنے والے اشخاص مشکل سے دس پندرہ ہزار ہوں گے کن مجبوریوں سے اس لڑائی کو اختیار کیا ہے۔

## لڑائی کے اسباب

دروز سخت مزاج اور متعصب ہیں۔ اپنی آبادی میں غیروں کا آنا اور وہاں قیام کرنا ناپسند کرتے ہیں۔ جب لیگ آف نیشن نے اپنی فیاضی سے سوریا کی تمام بھیڑوں کو فرنچ چرواہوں کی سرکردگی میں سپرد کر دیا تو انہوں نے آتے ہی تیزی کے ساتھ خفیہ محکمہ سے کام لینا شروع کیا اور اس سلسلہ میں جبل دروز میں بھی معقول تعداد میں اپنے جاسوس بھیجنے شروع کئے۔ سب سے پہلے فرنچ گورنمنٹ کی یہ حرکت دروز کو سخت ناگوار ہوئی۔

اسے زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ ایک اور واقعہ نے اس ساٹھ ہزار کی آبادی میں برہمی پیدا کر دی۔

"خاندان اطرش" ان میں ایک معزز خاندان ہے اور سب دروز اس کا احترام کرتے اور اسے اپنا معنوی سردار سمجھتے ہیں۔ گو اس خاندان کے کئی رکن ہیں۔ لیکن ان سب سے "سلطان پاشا اطرش" اپنی قومی غیرت اور صداقت کے لحاظ سے خاص طور پر ممتاز ہیں۔ ایک روز "ادہم خنجر" جو فرنچ گورنمنٹ کا مخالف تھا۔ اور جبل عامل میں ایک چھوٹے سے گروہ کا سردار تھا۔ اور جس کی گرفتاری کے حکام درپے تھے۔ سلطان پاشا سے ملنے آیا یہ گھر پر موجود نہ تھے اس لئے وہ ان کے انتظار میں انہیں کے مکان پر ٹھہر گیا جب اس آبادی کے جس کا نام القریہ ہے اور جس میں سلطان پاشا کا مکان ہے تحصیلدار برجس حمود کو ادہم کے یہاں آنے کا علم ہوا تو اس نے گرفتار کر کے توفیق بک اطرش کے پاس جو اسی خاندان کے ایک رکن اور قلعہ سویدا کے کمانڈر تھے بھیج دیا۔ جب سلطان پاشا اپنے مکان پر آئے تو انہیں ادہم کی گرفتاری کا حال معلوم ہوا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ ان سے ملنے کے لئے آیا تھا اور انہیں کے مکان سے بلا کر گرفتار کر لیا گیا۔ اس لئے وہ سخت برہمی کی حالت میں برجس حمود کے پاس گئے اور ادہم کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا میں نے اسے توفیق بک کے پاس بھیج دیا۔ اس کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ وہ فرنچ کپتان کے پاس ہے۔ سلطان پاشا اس کے پاس گئے۔ تو اس نے ادہم کے دینے سے انکار کر دیا۔ اور ان کی اہانت بھی کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطان پاشا نے "ادہم" کو طاقت کے ساتھ چھڑانے کا عزم کر لیا۔ اور جب انہیں معلوم ہوا کہ ادہم کو فوج کی حفاظت میں دمشق بھیجا جا رہا ہے۔ تو انہوں نے اس فوج پر حملہ کر دیا۔ اس فوج کے افسر نے ادہم کو ایک طیارہ میں بٹھا کر دمشق بھیج دیا جہاں اسے پھانسی دے دی گئی۔ اور خود لڑائی میں مصروف ہو گیا۔ جس میں فریقین کے نقصانات ہوئے۔ اور سلطان پاشا نے دو فرنچ ٹینکوں پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد فرنچ طیاروں نے القریہ پر حملہ کر کے اسے سخت نقصان پہنچایا۔ جس کی وجہ سے سلطان پاشا نے جبل الدروز چھوڑ شرق اردن میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ بود و باش اختیار کر لی۔

چند مہینوں کے بعد گورنمنٹ اور سلطان پاشا کے درمیان کچھ مفاہمت ہو گئی اور انہیں اجازت مل گئی کہ وہ القریہ میں واپس آ جائیں۔ سلطان پاشا اپنے وطن تو لوٹ آئے لیکن انہوں نے سیاسیات میں حصہ لینے سے پرہیز کیا۔ اور ایک عرصہ جبل الدروز میں سکون رہا۔

اس کے بعد واقعات پھر اس طرح سے شروع ہوتے ہیں۔ کہ کیپٹن کاربیہ اس پرسکون پانی میں پتھر ڈالتا ہے۔ جبل دروز کے معاہدہ میں ایک دفعہ یہ بھی تھا کہ اس کا عام حاکم انہیں میں سے ہو گا۔ اب اس کے انتخاب کا وقت آتا ہے تو "سلطان پاشا اطرش" اس لئے خاموش رہتے ہیں کہ وہ سیاسیات میں حصہ لینا نہیں چاہتے۔ لیکن اسی خاندان "اطرش" کے دو رکن امیر حمد الاعمر اطرش اور عبد الغفار پاشا الاطرش اس جگہ کے لئے کھڑے ہوتے ہیں لیکن آپس کے اختلاف کی وجہ سے یہ دونوں بالآخر ہٹ جاتے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے معاہدہ کو ایک طرف رکھ

کو کیپٹن کاربیہ کٹر سے ہوتے ہیں۔ اور سفید و سیاہ کاغذ کی پرچیاں انتخاب کرنے والوں کو یہ کہکر تقسیم کرتے ہیں کہ سفید پرچیاں ان کے اور سیاہ پرچیاں ان کے اس مخالف کے نام کی ہیں۔ جسے رائے دینے والے اپنی طرف سے انتخاب کرنا چاہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی حکم دیتے ہیں۔ کہ کھلے طور پر انتخاب ہو۔ اس انتخاب میں کیپٹن صاحب کامیاب ہوتے اور دروزی کونسل کے پریذیڈنٹ بن جاتے ہیں۔

اس عہد شکنی اور انتخاب کا اثر دروز میں خراب ہوا لیکن وہ خاموش ہو گئے۔ "ہدبک اطرش" اور "سنیب مک اطرش" نے اس انتخاب پر اعتراض کیا۔ تو اول الذکر کو دو مرتبہ پٹوایا گیا۔ ان کے پاس فوجی آدمی بھیجے گئے جن کا سردار غالباً کوئی فرنچ تھا۔ "ہدبک" کو حکم دیا گیا۔ کہ وہ پٹتے وقت ہاتھ نہ اٹھائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو گولی سے مار دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ سے انہیں سختی کے ساتھ زدوکوب کیا۔ چند روز کے بعد یہ خبر اخباروں میں چھپی۔ تو پھر ان کے پاس اسی سردار کی سرکردگی میں جس کا ذکر اوپر ہوا ہے چند فوجی آدمی بھیجے گئے۔ "ہدبک" اپنے پچھلے زخموں سے ابھی پوری طرح اچھے نہیں ہوئے تھے۔ کہ پھر انہیں اس مہذب گورنمنٹ کے تہذیب کے کرشمے دیکھنے پڑے۔ ان پر یہ الزام لگایا گیا کہ تم نے یہ خبر اخباروں میں بھجوائی ہے۔ کہ تم پیٹے گئے جب انہوں نے اس سے انکار کیا تو اس سے کہا گیا کہ تم یہ لکھکر دو کہ مجھے کسی نے نہیں مارا اور یہ خبر جو اخباروں میں چھپی ہے بالکل بے بنیاد ہے۔ غریب "ہدبک" نے اس حکم کی تعمیل کی۔ لیکن اس کے بعد انہیں سپاہیوں کی ٹولی کے افسر نے پھر سختی کے ساتھ مارا۔

چونکہ کاربیہ جس کے مظالم سے دروز تنگ آگئے تھے چھٹی پر گیا تھا۔ اور اس کی جگہ کیپٹن ڈینو بھیجا گیا جو سخت گیر نہ تھا۔ اس لئے دروز نے "جنرل سرائے" کے پاس اس غرض سے وفد بھیجے کہ بجائے "کاربیہ" کے "ڈینو" ہی کو "جبل الدروز" میں رکھا جائے۔ لیکن جنرل نے ان وفود کے ملنے سے انکار کیا اور کہ کاربیہ کی سیاسی پولیس برابر قائم رہے گی۔ اور جب وہ واپس آگیا تو اسی کو بھیجا جائے گا۔ تاکہ نہیں وہ لکڑی سے اسی طرح ٹھیک کرے۔ جس طرح استاد بچوں کو کیا کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ستیارتھ پرکاش کی اصلیت کا
### دلچسپ فوٹو

۴ر نومبر کے ملاپ میں پنڈت دیاس دیو شاستری شرما لکھتے ہیں۔ کہ دسہرہ کی چھٹیوں میں میں ایک جگہ لیکچر کرنے گیا تھا۔ وہاں ایک پنڈت جو اپنے آپ کو "دہرما ڈگر" فرقہ کا بتاتے ہیں۔ آئے۔ دھارمک مضامین پر گفتگو ہونے کے بعد انہوں نے مجھ سے کوئی کتاب مانگی بغیر کسی خیال سے میں نے انہیں اپنی ستیارتھ پرکاش دے دی۔ رات کے دس بارہ بجے میرے پاس آئے۔ اور مجھے چور۔ ڈاکو۔ ٹھگ کہکر دھمکانے لگے۔ جو کچھ ان کے دل میں آیا انہوں نے کہدیا۔ آخر جب آرام سے بیٹھے اس کا سبب دریافت کیا۔ تو بولے آریہ سماجی ...... بڑے بیہودہ ہیں تم نے تو ہماری ہی گرنتھ کو سوامی دیانند کے نام سے چھپوا لیا۔ اگر شک ہو تو یہ ملا لو!

یہ کہکر انہوں نے مجھے اپنی کتاب دی۔ اس کا نام ہے "پرم ہنس اپدیش" اس کتاب پر مصنف کا نام پرم ہنس نروتم داس لکھا ہے۔ میں نے کتاب کو کھولکر ادھر ادھر سے پڑھا۔ مضامین بالکل ستیارتھ پرکاش سے ملتے ہیں۔ میری حیرانگی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے یہ دیکھا کہ لفظ بلفظ سطر بہ سطر مل رہی ہے۔

میں نے اس گرنتھ کا دستی مسودہ جو سمت ۱۹۴۵ میں لکھا گیا ہے دیکھا۔ مگر چھپی کتاب پر تاریخ سمت ۱۹۵۵ یہ کتاب سمت ۱۹۵۵ میں پہلی بار پنڈت گھاسی رام کے وشن اپکارک پریس میں شائع ہوئی۔ قیمت ساڑھے تین روپیہ ہے کتاب میں کل ۳۶ وشرام (باب) ہیں۔ ہر ایک باب کے آخر میں یہ لکھا ہوا ہے۔ یہ شری نروتم داس پرم ہنس اجودھیا واسی کے بنائے پرم ہنس اپدیش کا فلاں باب ختم ہوا۔

ہر جگہ ستیارتھ پرکاش سے ملتی جلتی ہے۔ صرف فرق نمبر کا ہے۔ اس کتاب میں پہلے ساتواں سمولاس (باب) پھر آٹھواں پھر تیسرا اور پھر پہلا اس طرح ہے۔ کوئی سمولاس (باب) چھوڑا نہیں گیا۔ یہاں تک کہ عیسائی اور مسلمانوں کے رد میں سمولاس درج ہیں۔ مورتی پوجا۔ تیرتھ اور پرانوں کا رد لفظ بلفظ وہی ہے۔ جو کہ ستیارتھ پرکاش میں ہے۔ صرف ہون کا مضمون جو کہ تیسرے سمولاس میں ہے چھوڑ دیا گیا ہے کچھ باب دوبارہ بھی آگئے ہیں۔ اس وجہ سے کتاب کا حجم بڑھ گیا ہے۔ ساتھ ہی گرنتھ کے شروع میں اس کے مصنف پرم ہنس نروتم داس کی مختصر سی سوانح عمری ہے۔ میں ایسے لوگوں سے بھی ملا ہوں۔ جو خود نروتم داس کو ملے۔ اور اس کے درشن کئے۔ قریباً ۲۵ سال سے وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ان کے شاگردوں کے کئی ایک مٹھ بھی ہیں ایک ضلع ستارہ پور میں دوسرا اجودھیا میں ہے جو کہ بہت مشہور ہے۔ اور جس کے پاس لاکھوں کی جائداد ہے۔ بھگت لوگ خوب پوجا کرتے ہیں۔ گورو لوگ خوب مزے اڑا رہے ہیں۔ اس گرنتھ کے آخر میں نروتم داس نے اپنے آپ کو وشنو کا اوتار سدھ کیا ہے۔ اور اب رام لکشمن کی مورتی کے ساتھ نروتم داس کی تصویر کی پوجا ہوتی ہے۔

## آریوں کو چیلنج

شیخ محمد عبد اللہ صاحب انگلش ماسٹر مستور ضلع راولپنڈی سے لکھتے ہیں:-

"مجھے اکثر مخالفین سے اس نقطہ پر کلام کرنے کا خاص شوق رہتا ہے اور آریہ سماج کے نمائندوں سے تو خاص کر مجھے مطالبہ ہے۔ کہ کبھی مذہب ایک راستہ ہے جس کے قوانین و ضوابط کی پابندی سے انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے۔ کیا آپ لوگ بھی اس امر کے مدعی ہیں۔ یا کیا مانتے ہیں۔ کہ انسان ریاضت کرے مگر ترقی مسدود

میں نے آریہ حضرات سے کئی بار اس سوال کا حل چاہا ہے۔ مگر کسی نے بھی بجز اسلام کے نہیں بتایا۔ کہ بندہ اپنی بندگی کا حق ادا کرکے اپنی اسی زندگی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے محبوب حقیقی سے وصال پاکر اپنے آپ کو اعلیٰ مقام پر پہنچا سکتا ہے۔

## اب بھی میرا چیلنج ہے

کہ کوئی صاحب بجز از اسلام خصوصاً آریہ سماج (جو دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ عنقریب اسلام پر فتح پائیں گے) اپنا دعویٰ دکھائیں کہ ہاں ہمارے رستہ چلکر بندہ ہمکنار ہوسکتا ہے۔ یعنی اس کے مقرب ہیں۔ رشی۔ منی۔ صالح۔ شہید صدیق کا رتبہ حاصل کرسکتا ہے۔ اگر کوئی صاحب ایسا دعویٰ کریں۔ تو اپنے دلائل میں دو ایک شخصی مثالیں ضرور پیش کریں۔ کہ موجودہ زمانہ میں فلاں بزرگ اس مقام پر موجود ہیں۔

ورنہ ناظرین کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ خدارا غور کرتے ہوئے اسلام کی حقیقی پناہ لینے کے لئے قادیان (ضلع گورداسپور) تشریف لاویں۔ اور دیکھیں کہ انکو کتنے خدا کے پیارے ملیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو اس رحمت کے چشمہ سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ اس لاجواب سوال کا جواب دینے کے لئے کوئی قلم نہیں اٹھا سکتا۔ اگر کوئی صاحب کوشش کریں۔ تو مجھے مطلع کریں میرا پتہ یہ ہے۔

محمد عبداللہ انگلش ماسٹر مسٹوری ضلع راولپنڈی

## پنڈت ٹھاکر دت اور فضیلت روزہ

(پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کے قلم سے)

شری سوامی کرشنا نند جی سے میں نے ایک ہٹھ یوگ (تصوف) کا عمل سیکھنے کی درخواست کی۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا پیٹ بڑا ہے۔ جب تک یہ کم نہ ہو۔ یہ عمل نہیں ہوسکتا۔ مجھے افسوس ہوا۔ میں نے اپنے جسم کو زیادہ بڑھنے نہیں دیا۔ پھر بھی یہ ایک عمل کے قابل نہیں ہے۔ میں پرانا یام کی ورزشوں سے کم کرسکتا ہوں۔ مگر اس کے لئے تو بہت وقت کی ضرورت ہے۔ مدت سے میرے دل میں علاج فاقہ کی تحقیقات کرنے کا خیال چلا آتا ہے۔ امریکہ میں کئی صحت گاہ فاقہ سے علاج کرنے کے متعلق ہیں۔ وہاں کی کتب اور رسالہ پڑھتا رہتا ہوں۔ اور حیران ہوں۔ کہ وہ اس کی کس قدر تعریف کرتے ہیں۔ وہ اس کو نہ کل امراض کا علاج بتاتے ہیں بلکہ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ اس سے بوڑھا بھی جوان ہوسکتا ہے ان کی امرت دھارا فاقہ ہی ہے۔ فاقہ کے معالج ڈاکٹر میکفاڈن نے سات دن کا فاقہ کیا۔ مگر ایک صاحب سنکلر تو ۹۶ دن تک بڑھا چکے ہیں۔ ۱۱۔ ۳۱ اور ۴۰ دن کے فاقے تو کئی لوگوں نے کئے۔ اور ان سب کے بیان شایع ہوئے ہیں۔ کہ ان کی نئی زندگی ہوگئی اور بیماریاں جاتی رہیں۔ ان سب کے مطالعہ کے بعد میرا ارادہ ہوچکا تھا کہ اس کا پورا تجربہ کروں۔ اور اگر ہوسکے تو اس کا استعمال اپنے مریضوں پر کروں۔ میرے ایک لڑکے نے ۱۴ دن کا فاقہ کیا۔ اس کی صحت بہت اعلیٰ ہے۔ اور وہ نشاذونادر ہی بیمار ہوتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے لڑکے نے ۵ دن کا فاقہ کیا۔ مگر کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ ان کو دیکھکر بھی میں یہی محسوس کرتا تھا۔ کہ ابھی میں اس کے حسن و قبح کو نہیں سمجھتا ہوں۔

لاہور میں ڈاکٹر امبا پرشاد نے ۵۶ دن کا ایک طویل فاقہ کیا۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ اس کی سب تفصیلات لکھ دیں۔ مگر ان کی رائے فاقہ کے حق میں کچھ زیادہ نہ معلوم ہوئی۔ انہوں نے کہا۔ مجھے تو کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کیا کیا لکھوں۔ ان کو کوئی دماغی عارضہ تھا میں نے سمجھا کہ اس بیماری میں ممکن ہے کوئی اثر نہ ہوتا ہو۔

مہاتما گاندھی نے جب پچھلے دنوں ۲۱ دن کا فاقہ کیا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ان کا جسم دبلا ہونے کے باوجود ان کا چہرہ بشاشش تھا۔ تب میری خواہش اور بھی بڑھی آج کل کرتے سالوں گذر گئے۔ جو لوگ دن میں دو تین وقت کھاتے ہیں۔ انہیں کھانا چھوڑنا بہت مشکل نظر آتا ہے۔ سوامی کرشنا نند کی بات نے میری مدت کی خواہش کو تروتازہ اور پرزور بنا دیا۔ اور میں نے زبردست ارادہ کیا۔ کہ اب فاقہ ضرور کروں گا۔ جسم تو اس سے درست ہو ہی جائے گا۔ اور میں اس کی تفصیلات کو لکھکر دوسروں تک پہنچاؤں گا۔

تمام مذاہب میں دل کی صفائی کے واسطے بھی فاقہ کو بڑا ضروری سمجھا گیا ہے مسلمانوں میں ایک ماہ متواتر روزے رکھتے ہیں۔ جین بڑے لمبے لمبے فاقہ کرتے ہیں۔ ہندوؤں میں کئی قسم کے برت ہیں۔ اور کتنے ایک گناہوں کا کفارہ بھی برت ہے۔ پادریوں میں بھی روزے مقرر ہیں۔ اگر یہ فائدہ بھی ہوجائے۔ تو سب کچھ پالیا۔ ان خیالات سے فاقہ ہی سے پیٹ کے درست کرنے کا فیصلہ کیا۔ میرے ساتھی میرے گھر کے لوگ اور سوامی جی بھی شامل ہوگئے اگرچہ وہ زیادہ دیر نہیں چلے۔ میں نے ۱۲ نومبر جمعرات کو صبح سحر کھانے میں کھچڑی کھاکر فاقہ شروع کردیا۔ اب فاقہ کے کچھ بیانات اور اپنے تجربات آئندہ لکھنا ہوں گا اس مضمون میں صرف یہ بتلانا مقصود تھا۔ کہ میں نے فاقہ کیوں شروع کیا تھا۔ (پرتاب)

## پنڈت مالویہ کا آریوں کو چیلنج

لاہور ۲۲ نومبر ۱۹۲۵ء کل شام کو سناتن دھرم کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت پنڈت مدن موہن مالوی صاحب منعقد ہوا۔ صدارت کے لئے مہاراجہ صاحب دھولپور منتخب ہوئے تھے۔ لیکن وہ وقت پر تشریف نہ لا سکے پنڈت جی نے اپنی تقریر میں سناتن دھرمی اور آریہ سماجیوں کے باہمی تعلقات پر اظہار خیالات کیا۔ اور فرمایا کہ وہ اپنے دھرم پر مضبوطی سے قایم رہ کر ہندو جاتی کی خدمت کریں۔ آپ نے کہا کہ چند آریہ سماجی پودانوں پر حملہ کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہ ویدوں کے خلاف ہیں پنڈت جی نے بتایا کہ میں نے پرانوں میں کئی منتر ویدوں کے دیکھے ہیں۔ سوامی دیانند نے ہم پر بہت احسان کئے ہیں۔ انہوں نے ہندو جاتی کی حفاظت کی اور اسے بیدار کردیا۔ لیکن انہوں نے پرانوں کو نہیں سمجھا۔

مالوی جی کی تقریر سے آریوں میں بے چینی پیدا ہوگئی ہے۔ اور وہ ایک جلسہ منعقد کرنے کا انتظام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر رہے ہیں۔

کانفرنس کے باہر سڑک پر چند آریہ سماجی کچھ پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے۔ کانفرنس کے رضاکاروں نے انہیں پیٹا اور پمفلٹ چھین کر جلا دیئے۔

شنکر آچاریہ۔ مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ والئے کشمیر مہاراجہ مادھو راؤ والئے گوالیار۔ دیش بندھو داس وغیرہ کی وفات پر [illegible] کی تعزیت۔ سنسکرت پاٹھ شالاؤں کے اجرا۔ وعظ و نصیحت (کتھا) اور ان کی آمد و خرچ (چڑھاوا وغیرہ) کے حساب اور مندروں کے سدھار اور انتظامات کے متعلق قراردادیں منظور ہوئیں۔

مندروں اور مقدس جگہوں اور تیرتھوں کے سدھار کے متعلق یہ تجویز بھی پاس ہوئی کہ یہ کام محض سناتن دھرمیوں کا ہے۔ کسی اور جماعت کو جس میں سناتن دھرمی بھی ممبر ہو سکتے ہوں۔ یہ حق نہیں ہے کہ اس میں مداخلت کرے۔ اور نہ ہی ان کی مداخلت کو یہ کانفرنس برداشت کر سکتی ہے۔

## ایک جوگی کے تحیر خیز کارنامے

### ایک آدمی کو پتھر کا بنا کر پھر اسے شیر بنا دیا

ٹھاکر روشن سنگھ منیجر ریاست جگمن پور نے ہمعصر بھوشیہ کانپور کو یہ اطلاع دی ہے۔ کہ وہاں کے قلعہ میں مہاراج لوکیندر شاہ اور دیگر معززین کے سامنے شری یوگیشور دیو جی نے اپنے مشق کا ایک عجیب تماشہ دکھایا پہلے آپ نے ایک انسان کو پتھر کا بنا دیا۔ اور پھر اسے لات مار کر آدمی کر دیا۔ اس کے بعد اسی آدمی کو شیر بنا دیا۔ وہ شیر کی مانند گرج کر ایک آدمی کو کھانے کے لئے جھپٹا۔ مگر جلدی سے جوگی نے ایک آدمی کے سر سے پگڑی اتار کر اس کے سامنے ڈال دی۔ اور اس شیر بنے ہوئے آدمی نے اس پگڑی کے پرخچے اڑا دیئے۔ پھر آپ پکارتے چمکارتے ہوئے اس کے پاس پہنچے۔ اور اسے پھر انسان بنا دیا۔ اور وہ ہوش میں آتے ہی جوگی جی کے ارد گرد پھر کر آپ کو نہایت غور سے آگے پیچھے نیچے اوپر دیکھنے لگا۔ اور پھر چلا چلا کر پکارنے لگا پھر اسی جوگی کے دو جوگی بن گئے۔ اور انہوں نے اپنی ایک ہستی کی دو ہستیاں بنا کر اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے وہ آدمی دونوں جوگیوں کا ہاتھ پکڑ کر ناچنے کودنے لگا۔ اتنے میں ان میں سے ایک جوگی کا منہ زمین سے آسمان تک کھلا ہوا نظر آنے لگا۔ اس میں ہزاروں داڑھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ پھر اس جوگی کی آنکھیں سورج کی مانند چمکنے لگیں۔ داڑھوں میں ہزاروں آدمیوں کے سر چور چور ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اور انسانوں کے گروہ کے گروہ اس کے منہ میں داخل ہوتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ تھوڑی دیر بعد اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکلنے لگے۔ وہ ڈر کر بھاگ گیا۔ جب اسے منگوایا گیا۔ تو وہ خوف سے کانپنے لگا۔ پھر اس نے جوگی سے اپنی اصلی حالت پر آجانے کی درخواست کی۔ چنانچہ جوگی جی نے پھر اپنی اصلی صورت اختیار کر لی۔ (ابندے ماترم)

## آریہ سماج کا نیوگ ویدوں پر کلنک ہے

(منقول از سدرشن چکر)

میں نے سال ۱۸۹۶ء میں ستیارتھ پرکاش پڑھ کر سارے سدہانتوں کے آگے سر جھکا دیا۔ مگر نیوگ کے مضمون نے مجھے چونکا دیا۔ ہر چند اس کو برا۔ ناقابل تعمیل وید ودھ سمجھا۔ مگر جب سوامی جی کی طرف سے رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۰۔ ایک منتر کا ۱/۲ حصہ حوالہ کے طور پر پڑھا ؎

"نیم راچھسو سو بھگے پتم ست"

ارتھ۔ اے بھاگ والی میرے سے علاوہ اور پتی کی اچھیا کر" تو خود کو چونکہ ویدوں میں شردھا کمال تھی۔ اور سوامی جی کو ویدوں کا رشی بے مثال سمجھا ہوا تھا۔ اس لئے لفظی معنی درست سمجھ کر اور سارا منتر نہ تلاش کر کے ہم اندھ وشواش میں خاموش ہو گئے ایک دفعہ سناتنی پنڈت سے اس وید منتر کا ذکر کیا۔ سناتنی پنڈت نے بتلایا۔ کہ یہ ویدوں کا ایک یم یمی سوکت ہے یم اور یمی بہن اور بھائی ہیں۔ یہ ان کا آپس میں فرضی سمباد (مکالمہ) ہے۔ یہ ۱۵ یا ۱۴ منتر سلسلہ وار بطور سوال و جواب کے اور اس میں بھائی بہن کو کہتا ہے۔ کہ میں تیرا خاوند یا پتی نہیں ہو سکتا تو دوسرا پتی کر کے اولاد پیدا کر۔ اگرچہ بات معقول تھی۔ مگر ہم آریہ سماج کے اندھ وشواسی تھے۔ لہٰذا ان پر اعتراض کیا کہ بہن بھائی کی کہانی یا گفتگو ویدوں میں نہیں ہو سکتی اور سوامی جی کی بات درست ہے۔ اس طرح اندھ وشواش آریوں میں یہ ویدوں کا کلنک نیوگ صرف بحث کے لئے جاری رہا۔ عمل اس پر کسی نے نہیں کیا۔ یہاں تک کہ ودھوا وواہ جس کو سوامی جی منع کر گئے ہیں۔ وہ تو آریہ لوگوں میں دھڑا دھڑ جاری ہے۔ پرکاش و آریہ گزٹ میں نیر وواہ کے اشتہار جاری ہوتے۔ اپدیشک نیر وواہ کراتے ہیں۔ مگر نیوگ فرمودہ ستیارتھ پرکاش پر کسی نے عمل نہیں کیا۔

سوامی جی کی مرتیو کے قریباً چالیس برس بعد جبکہ سوامی جی کی پیدائش کو پورا ایک شتو سال کر کے شتابدی منائی۔ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے تجویز کی۔ تو شتابدی کی یادگار میں پنجاب پرتی ندہی سبھا کے کرشن منتری جو پرتاپ کا اور پرکاش کا ایڈیٹر بھی ہے۔ وید کا پاٹھ نامی ایک جامع پستک آریہ سماج کے لئے تیار کروائی۔ پنڈت سات ولیکر جی مترجم ہے۔ کئی آریہ سماجی پرتال کرنے والے ٹھیرے۔ بمبئی سے پستک وید امرت تیار کروائی۔ اور اتنی بھاری عمدہ خوشخط عمدہ کاغذ کی پستک مجلد صرف تین روپیہ میں دینی منظور کر کے سبھا کی مہر لگائی گئی شتابدی سے پہلے سماجوں میں ڈیڈا کشن بنوا کر وید امرت بھجوا دی پہلا ادی میں ایک سماجی صاحب سے لیکر پڑھی۔ اور دل باغ باغ ہو گیا۔ اوس میں ۲۳۲ صفحہ پر یم یمی سوکت ملازگ وید و اتھرون وید کے دونوں منتر یکساں درج کئے گئے۔ اور وید امرت میں لکھا ہے۔ کہ اس سوکت سے بہن بھائی کا وواہ نشیدھ ہے

سوامی جی کا ممولہ سارا منتر ان ۱۵ منتروں میں درج ہے۔ جس کا مطلب بھائی کی طرف سے بہن کو کہا گیا ہے۔ کہ آئندہ کوئی ایسا سماں آوے گا۔ کہ بہن بھائی آپس میں برا کرم کریں گے مگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ اس لئے تو کسی اور شخص کو پتی بنا۔ تب ہم حیران ہوئے کہ اگر ستیارتھ پرکاش میں ٹکڑا منتر کا حوالہ سوامی جی کا دیا ہوا ہے۔ تب تو غضب ہے۔ (۱) کیا سوامی جی نے سارا منتر نہ پڑھا تھا۔ یا سارا سوکت نہ دیکھا تھا۔ اور نادانی سے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ ٹکڑا منتر لکھ کر نیوگ کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوؤں کے مقدس مقامات

## اور باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ

ہندوؤں کے ہاں ۶۸* تیرتھ یا مقدس مقامات ہیں۔ ہندو لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ وہاں جا کر غسل کرنے سے گذشتہ اور آئندہ کے کل پاپ یعنی گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ جس زمانہ میں باوا نانک صاحب پیدا ہوئے۔ اس زمانہ کے ہندو صاحبان بڑی سختی سے اس وہم میں مبتلا تھے۔ اور اس اندھے عقیدہ سے جس قدر بدیاں ظہور پذیر ہو سکتی ہیں۔ وہ ظاہر ہیں۔

تیرتھوں کی حالت کے متعلق ڈاکٹر برنیر نے اپنی کتاب میں بہت کچھ لکھا ہے۔ اور اس نے بیان کیا ہے کہ میں نے جگن ناتھ میں ہزاروں ہندو عورتیں دیکھی ہیں۔ جن کی جوگیوں اور سنیاسیوں سے آشنائی تھی۔ اور حماقت سے یہ سمجھتی نہیں کہ یہ آشنائی ہمارے لئے موجب مکتی ہو گی۔ تیرتھ یاترا کی تردید میں حضرت باوا صاحب شری گورو گرنتھ صاحب ماجھ محلہ ۳ میں فرماتے ہیں:۔

ایہہ من میلا اک نہ دھیائے
انتر میل لاگے بہو دوجے بھائے
تٹ تیرتھ دسنتر بھوے اہنکاری
ہور ودھیرے ہووے میل لاونیاں

ترجمہ۔ فسق و فجور میں مبتلا ہو کر اس وحدہ لاشریک سے روگردانی اختیار کرنا ہر دو جہان کا خسران ہے اور تیرتھوں کی جاترا سے تمہارے دل میں تکبر اور غرور پیدا ہو گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو تو چونکہ عاجزی اور انکساری منظور ہے کیونکہ باوا صاحب کا گرنتھ میں قول ہے۔

مٹھت نیویں نانکا گن وڈیاں تت

یعنی انکساری میں شہد کا ذائقہ ہے اور تمام صفات اور بزرگیوں کی جڑ انکساری ہے۔ پھر گرنتھ صاحب ماجھ محلہ ۳ میں درج ہے۔

تیرتھ پور است گورو جوان دن ہر ہر نام دھیائے

ترجمہ۔ اصل تیرتھ تو ست گورو ہے یعنی وہ قادر ذوالجلال سو ہر روز سچے تضرع اور عاجزی سے اس کا ملاپ حاصل کرو پھر گرنتھ صاحب دھناسری محلہ اول میں باوا صاحب فرماتے ہیں:۔

تیرتھ نہائے نہ اوترس میل
کرم دھرم سب ہوئے کھیل

ترجمہ۔ تیرتھوں کے نہانے سے دلی پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی دل دنیوی طوفیوں سے الگ ہوتا ہے بلکہ تیرتھوں کی جاترا سے تمام نیکیاں ضایع ہو جاتی ہیں اس کے آگے چل کر باوا صاحب فرماتے ہیں:۔ گوڑی محلہ ۱ گرنتھ صاحب سے

کر پراگ دان بھوکیا سر پر دیوا کاٹ
بن ہر نام کو مکت نہ پاوے بھو کنچن دیجے کٹ کاٹ

ترجمہ۔ پراگ راج جو ہندوؤں کا بڑا بھاری تیرتھ ہے۔ اور ہندوؤں کے شاستروں میں لکھا ہے کہ وہاں جا کر زیادہ خیرات کرنے اور خودکشی کرنے اپنے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروانے سے نجات حاصل ہوتی ہے سو باوا صاحب اس کے لئے فرماتے ہیں اگر پراگ تیرتھ کے پوجاریوں کے مکر و فریب میں آ کر خواہ اپنے سر یعنی جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروا دے اور سونے چاندی کے انبار کے انبار خیرات کر دیوے تو بھی بغیر اس قادر مطلق کی بندگی کے نجات ملنی مشکل ہے۔ پھر گرنتھ صاحب میں باوا جی فرماتے ہیں۔ دھناسری محلہ پہلا

تیرتھ نہاون جاؤ تیرتھ نام ہے
تیرتھ شبد بیچار انتر گیان ہے

ترجمہ۔ باوا صاحب فرماتے ہیں۔ اے لوگو! جو تم تیرتھوں کے جاترا کے لئے اس قدر مصائب برداشت کر کے جاتے ہو تو اصلی اور حقیقی تیرتھ تو اس قادر ذوالجلال کی بندگی ہے۔ اسی کی عبادت میں سب تیرتھ ہیں سو اللہ تعالیٰ کی محبت میں گداز ہونے سے اور اس کے گیان اور معرفت حاصل کرنے کے لئے بیقرار ہونے سے ہی حقیقی تیرتھ کی پیاس بجھتی ہے۔ پھر باوا صاحب آدی گرنتھ ماجھ محلہ پہلا میں فرماتے ہیں:۔

اینک تیرتھ جے جتن کرے
تاں انتر کی ہومے کدی نہ جائے

ترجمہ۔ باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر لا انتہا تیرتھوں کے پوجا کرے غسل کرے تو بھی اطمینان قلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ تمام سکھوں کی جڑ اور امن کی راہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہے۔ بغیر اس کے دل کی تسلی نہیں۔ آگے باوا صاحب تیرتھ جاترا کے لئے ایک معرفت کا نکتہ لکھتے ہیں دیکھو گرنتھ صاحب وڈہنس محلہ پہلا

من میلے سب کچھ میلا تن دھوتے من اچھا نہ ہوئی
ایہہ جگ بھرم بھلایا ورلا بوجھے کوئی

ترجمہ۔ باوا صاحب فرماتے ہیں۔ اگر دل گندہ ہے تو تمام چیزیں گندی ہیں۔ جسم کے دھونے سے باطنی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تیرتھوں پر جا کر غسل کرنے سے تمام گناہوں کا کفارہ ڈھونڈنے والے اسی وہم میں مبتلا ہیں۔ اس نکتہ کو اہل صدق و صفا ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ہاں تیرتھوں پر جا کر غسل کرنے کی مثال بعینہ اس تونبے کی ہے۔ جس کی بناوٹ تو خوبصورت ہے مگر اندر میں کسیلا پن اور کڑواہٹ بھری ہوئی ہے۔ گرنتھ صاحب سوہی محلہ ۳

سچا تیرتھ جت ست سر ناؤں گورمکھ آپ بجھاوے
سچا تیرتھ تو زہد و تقویٰ ہے اسے وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں جن پر وہ ذوالجلال اپنا فضل کرے اور پھر گرنتھ صاحب کے اس شلوک نے تو معاملہ بہت حد تک صاف کر دیا ہے۔

جل کے مجن جے گت ہووے نت نت مینڈک نہاوے

مطلب۔ اگر پانی میں نہانے پر ہی مکتی اور نجات ہے تو سب سے اول مینڈک کو ملے گی۔ جو ہر وقت پانی میں رہتا ہے۔

* ہندوؤں کے بعض تیرتھوں کی بابت ان کی دھرم شاستروں میں لکھا ہے کہ وہ ان تیرتھوں کی جاترا کرنے سے براہ راست بہشت میں جائیں گے۔ اور بعض تیرتھوں کی بعض چیز کھانے سے وہ براہ راست بہشت کو جائیگا۔ سو یہ ایسی چیزیں ہیں جو عملی طور پر غرور اور تکبر کے لئے اکساتی ہیں۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# چیدہ خبریں

بالسیالی میں زیر صدارت سٹری بیت چکرورتی عدم تعاون کو زندہ کرنے کے لئے جلسہ کیا گیا۔ عدم تعاون اب زندہ ہو چکا۔

بدھ بھکشوؤں کا ڈیپوٹیشن ہندوستان آیا ہے۔ بدھ گیا مندر کا قبضہ چاہتا ہے۔

ایران کی جمہوری گورنمنٹ کی پارلیمنٹ کے انتخابات میں خوب جوش پھیل رہا ہے۔ شاہ سلطنت لٹا کر پیرس کی بہار لوٹ رہا ہے۔

بمبئی کے ہڑتالی بھوکوں مر رہے ہیں۔ کارخانے غیر مشروط طور پر انہیں لینا چاہتے ہیں۔

دمشق کے باغیوں نے صلح کی شرط مکمل آزادی پیش کر دی ہے۔ باغی کون؟ جو دمشق کی مٹی سے بنے۔

ملک معظم کی والدہ ملکہ الگزینڈرا کا انتقال ۲۰؍ نومبر کو ہو گیا۔ آپ کی عمر ۸۱ سال کی تھی۔

## ماں بچہ کی نگہداشت

"گھر گھر بچوں کی بے وقت موت کا کہرام مچتا ہے اس سے زیادہ زچاؤں سے غفلت کا برتاؤ قابل افسوس ہے ان باتوں کی ذمہ واری خود ہمارے ہی سر ہے۔ اپنی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ یہ اس رسالہ کا پہلا ایڈیشن ایک مہینہ میں ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔ اب دوسرا ایڈیشن پہلے سے کہیں بڑھ چڑھ کر شایع ہوا ہے۔ اور نصف کے قریب نکل چکا ہے یہ رسالہ ہر گھر میں موجود رہنا چاہیئے۔ زخمی دلوں کا مرہم اور غمزدوں کا سہارا ہے ہم کس طرح خانگی جھگڑوں سے بچ سکتے ہیں۔ اس سے معلوم کیجئے ماؤں کا وظیفہ بچوں کا تعویذ ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت صرف ۶؍

ملنے کا پتہ:۔ مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے گوڑ گانوہ سے طلب کریں

## التماس

خیر خواہان قوم اور محرکان ملت کے باہمی اتحاد سے خدا کے فضل و کرم سے قصبہ بھانیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں ینگ قالونگو ایسوسیشن ماہ اکتوبر ۱۹۲۵ء سے قایم ہو گئی ہے۔ برادران ملت و محرکان قوم کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس کار خیر میں ہمہ تن مصروف ہو کر قوم کی خستہ حالت پر غور فرماویں۔ اور ہر طرح سے امداد دیں۔ مقاصد اعلیٰ۔ (۱) انجمن کے مقاصد اعلیٰ صرف یہ ہیں کہ قوم کی تعلیمی۔ معاشرتی۔ اقتصادی حالت کو مدنظر رکھیں اور رسوم قبیحہ کا تدارک کریں۔ (۲) صلح کل اور مسلم ایمان بنیں۔ عناد اور بغض کو قطع نظر فرما کر جام صلح پئیں۔ (۳) قومی ہمدردی جن کا ان کے دل سے بالکل نشان اڑ گیا ہے۔ اختیار کریں۔ چندہ و عطیات۔ (۴) اگر ممبران بیرونجات سے اپنے عطیات سے مشکور فرمایا۔ اور ہمت مردانہ اور بازوئے دلیرانہ سے سخاوت کی داد دی۔ تو عنقریب ۴ ہی ایک سکول معہ یتیم خانہ بمقام قصبہ بھانیاں میں کھولا جائے گا۔ (۵) حال ہی میں سرمایہ کے کافی ہونے سے اور ممبران بیرونجات کے مستحکم ہونے پر ماہواری رسالہ شایع کیا جاوے گا۔ (۶) عطیات اولیں کو بسر و چشم اور چندہ ماہواری کو بخوشی قبول کیا جاوے گا۔ (۷) چندہ ماہواری کم از کم ۸ ؍ ہوگا۔ اور اشاعت رسالہ کے لئے ایک روپیہ پیشگی ہوگا۔ (۸) قصبہ بھانیاں کے کل ممبر ۸۰ ہیں۔

المشتہر

ایس۔ ایم سراج دین سکرٹری ینگ قالونگو ایسوسیشن قصبہ بھانیاں تحصیل بٹالہ

# لطائف

**بیگم۔** (امیدوار ماما سے) تم نے جب معمولی حیثیت کے لوگوں میں کام کیا ہے۔ تو اس بڑے گھر میں کیونکر کام کر سکتی ہے۔ تم امیر کی ضروریات کیا جانو؟

**ماما۔** آپ مجھے بتایئے۔ میں سمجھ جاؤں گی

**بیگم۔** مجھے تو ایسی ماما کی ضرورت ہے جو کہ مجھے خود بتائے کہ کیا ہونا چاہیئے۔

---

**عورت** (مجسٹریٹ سے) میرا خاوند اپنی ماں کے ساتھ رہتا ہے۔ میں اس کے ہاں رہنے کو تیار نہیں۔ اگر میرے ساتھ رہے۔ تو میں اس کے ساتھ رہ سکتی ہوں

**مجسٹریٹ۔** تم کہاں رہتی ہو؟

**عورت۔** اپنی ماں کے ساتھ

---

ایک عورت نے اپنے لڑکے سے رات کے وقت باہر سے کوئی چیز منگوائی

**لڑکا۔** اماں مجھے تو باہر جاتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ دیکھو تو رات کتنی اندھیری ہے

**ماں۔** بیٹا۔ تو جوان ہو گیا ہے۔ منہ پر تیرے داڑھی آگئی ہے۔ اور ابتک تو ڈرتا ہے

**لڑکا۔** ماں! داڑھی بھی کوئی مشین گن ہے۔ کہ جب ڈر لگے تو مدد دے۔

---

**لڑکا۔** (ساہوکار سے) آپ مجھے براہ مہربانی پچاس روپیہ سود پر قرض دیدیں۔

**ساہوکار۔** ہاں قرض آپ کو مل سکتا ہے۔ اور چونکہ آپ کے والد میرے دوست تھے اس لئے پانچ روپے سیکڑہ ماہوار سود پر تمہیں روپیہ دونگا۔

**لڑکا۔** شکر ہے میرے دادا آپ کے دوست نہ ہوئے۔ ورنہ خدا جانے کہاں تک نوبت پہنچتی۔

---

**افسر۔** (چپراسی سے) دیکھو ان کرسیوں پر کتنی گرد جمی ہوئی ہے۔ تم نے انہیں صاف کیوں نہیں کیا۔

**چپراسی۔** حضور چار روز سے ان پر کوئی آدمی نہیں بیٹھا۔ ورنہ ان میں بھلا کہیں گرد رہ سکتی ہے۔